بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم
روزنامہ
بدر
قادیان
یوم سہ شنبہ کے
قیمت سالانہ اٹھارہ روپے
ماہوار ڈیڑھ روپیہ

صداقت المسیح

قادیان ۱۹ ماہ ہجرت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج چھ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت پیٹ درد اور پیچش کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت آنکھوں کی تکلیف اور اسہال کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب جو علاج کے لئے لاہور گئے تھے۔ آج واپس تشریف لے آئے ہیں۔ گو آپ کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے۔ لیکن زخم ابھی پوری طرح مندمل نہیں ہوا۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۳۵ | ۲۰ ماہ ہجرت ۱۳۲۶ھ ش | ۲۸ جمادی الثانی ۱۳۶۶ھ | ۲۰ مئی ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۱۹

فریضہ تبلیغ اور بعض علماء

ایک صاحب نے ہمارے پاس ایک خط اور اپنے تصنیف کردہ دو ٹریکٹ بھیجے ہیں۔ اور لکھا ہے ان کا جواب دیا جائے۔ سو جواب میں عرض ہے۔ کہ ان ٹریکٹوں میں کوئی بات ایسی نہیں۔ جس کا جواب پہلے نہ دیا جا چکا ہو۔ اور ان میں کوئی گالی بھی ایسی نہیں جو پہلے بھی جماعت احمدیہ کے مقدس امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نہ دی جا چکی ہو۔

ہمیں افسوس ہے کہ احمدیت کے خلاف بعض مسلمانوں نے بھی وہی وطیرہ اختیار کر رکھا ہے۔ جو عیسائی پادریوں نے ایجاد کیا۔ اور آریہ سماجیوں نے اپنا لیا۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اصولی مسائل پر تو گفتگو نہ کی جائے۔ بلکہ پیشوائے مذہب پر کیچڑ اچھالا جائے۔ عیسائیوں اور آریوں سے جب اسلام کے مقابل دلائل میں کوئی بات بن نہیں آتی۔ تو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف نعوذ باللہ بدزبانیاں شروع کر دیتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بعض ناعاقبت اندیش علماء نے بھی احمدیت کے خلاف یہی روش اختیار کر رکھی ہے۔ اور نئی نئی گالیاں ایجاد کر لینا ہی اپنا کمال تحقیقات سمجھتے ہیں۔

بعض محققوں کا قاعدہ ہے۔ کہ خواہ نخواہ اعتراض تراش لیتے ہیں خواہ اپنی سمجھ اور عقل پر چوٹ ہی پڑے بعینہٖ اسی طرح ٹریکٹوں والے ہی محقق صاحب نے بھی کیا ہے۔ ہم ان صاحب سے عرض کرتے ہیں۔ کہ وہ ایک دفعہ ان لوگوں کے اعتراضات پڑھیں۔ اور نہیں تو کم از کم ستیارتھ پرکاش کا چودھواں باب ہی مطالعہ فرمائیں۔ اور پھر جو رائے ان کی پنڈت جی کی قرآن فہمی کے متعلق قائم ہو سمجھ لیں کہ آپ کے ٹریکٹ پڑھنے کے بعد آپ کی احمدیت فہمی کے متعلق ہماری کیا رائے ہو سکتی ہے۔ ایسے ٹریکٹوں کو دیکھ کر ہمیں زیادہ افسوس اس بات کا ہوتا ہے۔ کہ بعض مسلمان علماء میں تبلیغ اسلام کا تصور رہا گا بھی ہے۔ تو صرف اسی حد تک کہ مسلمانوں کی سب سے فعال تبلیغ کرنے والی جماعت یعنی جماعت احمدیہ کے راستہ میں روڑے اٹکائے جائیں یہ علماء احمدیت کے خلاف زہر چکانی کر کے مسلمانوں کو گمراہ کرنا ہی اپنا بڑے سے بڑا تبلیغی کارنامہ سمجھتے ہیں۔

کاش یہ لوگ اپنے مشروؤں کی ناکامیوں ہی سے کچھ عبرت حاصل کرتے۔ اور سمجھتے کہ یہ اعتراضات اور یہ گالیاں اب فرسودہ ہو چکی ہیں۔ مگر نہیں جس طرح عیسائی پادری اور آریہ پرجارک اصولوں میں شکست کھانے کے باوجود اسلام کے خورشید جہاں تاب پر خاک اڑانا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اسی طرح یہ لوگ بھی ان کی تقلید میں احمدیت کے خلاف بے فائدہ اپنی قوتیں ضائع کر کے سمجھتے ہیں۔ کہ بڑا تیر مار رہے ہیں۔ اگرچہ ان ٹریکٹوں میں کوئی بھی ایسی بات نہیں جو قابل اعتنا ہو۔ مگر اس خیال سے کہ یہ نہ سمجھا جائے۔ کہ ہم نے ان کے فرسودہ ناقابل مطالعہ باتوں کو سرے سے پڑھا ہی نہیں۔ نمونہ کے طور پر ایک چیز اہل انصاف کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوگا۔ کہ یہ نقاد ان احمدیت عقل کے کتنے دشمن اور دیانتداری سے کتنے دور ہیں۔ آپ نے ایک ٹریکٹ کے سرآغاز یہ شعر لکھا ہے:

عیسیٰ دوراں بنے دجال ہیں
ہر طرف آرے انہوں نے جال ہے

اور نیچے حاشیہ میں یہ نوٹ دیا ہے۔

"نظم میرناصر نواب خسر مرزا کادیانی مندرجہ اشاعۃ السنہ نمبر ۱۲ جلد ۱۴ صفحہ ۳۱۰"

اب یہ شعر اور نیچے کا نوٹ پڑھنے والا یہ اثر لے گا۔ کہ حضرت میر ناصر نواب خسر حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کے نعوذ باللہ مخالفین میں سے تھے۔ یہ اسی طرح کی بات ہے جس طرح کوئی حضرات عمر رضی اللہ عنہ کا قبل از اسلام کا کلام پیش کر کے یہ ثابت کرنا چاہے۔ کہ یہ حضرات نعوذ باللہ کافر تھے۔ ظاہر ہے کہ اس سے بڑھ کر کم عقلی اور خلاف دیانت بات کیا ہو سکتی ہے۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب نے یہ نظم اس وقت لکھی تھی۔ جب آپ ابھی مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان نہیں لائے تھے۔ اس حالت میں لکھے ہوئے اشعار کو پیش کر کے ایسا نوٹ تحریر کرنا جس سے پڑھنے والے کو دھوکا لگ سکے۔ راستبازی چال نہیں تو اور کیا ہے۔ اگر آپ کے دل میں تحقیق حق کا جذبہ رائی کے دانہ کے برابر بھی ہوتا۔ تو آپ اس نوٹ میں کم از کم اس بات کی ضرور وضاحت کرتے کہ حضرت میر ناصر نواب بعد میں تائب ہو کر مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لے آئے تھے۔ لیکن اگر اتنے ہی دیانتدار ہوتے۔ تو آپ اس قسم کے ٹریکٹ لکھنے ہی کیوں بیٹھتے۔ آپ کی زندگی کا تو مقصد ہی یہ ہے کہ احمدیت کے خلاف سادہ دل مسلمانوں میں غلط فہمیاں پھیلا کر ان کو حقیقت سے دور رکھا جائے اور اپنا اثر و رسوخ پیدا کیا جائے۔

لیکن

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

اب یقیناً مسلمان ان کھلے فریبوں میں

ایڈیٹر: روشن دین تنویر
بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں آسکتے۔ اب انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے۔ کہ کونسی جماعت حقیقی کام کر رہی ہے۔ اور کون ہے۔ جو چار دن تبلیغ کا ڈھنڈورا پیٹ کر بیچارے غریب مسلمانوں کی گاڑھے پسینہ کی کمائی ہضم کر کے پھر ڈکار بھی نہیں لیتے۔ ایسی ہزاروں انجمنیں اور تنظیمیں بنیں اور مٹ گئیں۔ لیکن خدا کی بنائی ہوئی جماعت بفضل خدا دن دونی رات چوگنی ترقی کرتی چلی جا رہی ہے۔ جس طرح سورج غبار اڑانے والوں سے بے پروا ہو کر اپنی شعاعیں پھیلاتا چلا جاتا ہے۔

ہم آخر میں ان ٹریکٹ نویس صاحب سے عرض کرتے ہیں۔ کہ احمدیت کی مخالفت میں اپنا وقت اور مسلمانوں کا پیسہ ضائع کرنے کی بجائے دیانتداری سے تبلیغ اسلام کا تعمیری اور ٹھوس کام کریں۔ اور اس میدان میں بے شک احمدیت سے سبقت لے جانے کی کوشش کریں چشم ما روشن دل ما شاد۔ آپ کے ساتھ تو بڑی طاقت ہو سکتی ہے۔ ہاں اگر آپ نیک نیتی سے کام کرنا چاہیں تو۔ لیکن آپکو آجکے کچھ سوجھتی ہے تو یہی اور کچھ تگ و دو کرتے بھی ہیں تو یہی کہ احمدیت کو مٹایا جائے۔ لیکن شیخ سعدی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے۔

حال است کہ ہنرمنداں بمیرند و بے ہنراں جائے ایشاں گیرند

سکریٹریان حفاظت کا انتظام

اوائل اپریل میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا۔ کہ ہر مقامی جماعت کو دوسرے سکرٹریوں کی طرح ایک سکرٹری حفاظت بھی مقرر کرنا چاہیئے۔ اور یہ ہدایت دی گئی تھی۔ کہ ایک ہفتہ کے اندر اندر ہر مقامی جماعت کو چاہیئے کہ سیکرٹری حفاظت مقرر کر کے نظارت علیا قادیان میں اطلاع بھجوا دے۔ مگر افسوس ہے کہ ابھی تک باہر سے صرف چار مقامی جماعتوں (یعنی فیروزپور۔ آنبہ۔ پونا۔ سرگودہا) کی طرف سے یہ اطلاع پہنچی ہے۔ چونکہ ممکن ہے کہ ڈاک کے انتظام کی خرابی کی وجہ سے بعض خطوط نہ پہنچ سکے ہوں۔ لہذا اس اعلان کے ذریعہ تمام مقامی جماعتوں کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں سیکرٹری حفاظت مقرر کر کے نظارت ہذا کو جلد اطلاع دیں۔ ناظر اعلیٰ

ضرورت ہے

دفتر ہذا میں ایک انگریزی دان اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری کی اسامی خالی ہے۔ امیدوار گریجوایٹ ہو (۱) خیر ملکی قابلیت والے امیدوار کو ترجیح دی جائے گی۔ (۲) اسناد کی مصدقہ نقول شامل کی جائیں (۳) صحت عمدہ ہو (۴) مخلص مبلغ احمدی نوجوان ہو (۴) مقامی جماعت کے ذمہ دار ترین رکن کی تصدیق درخواست کے ہمراہ ہونی چاہیئے۔ (۵) اگر پہلے کسی جگہ ملازمت کی ہو۔ تو سرٹیفکیٹ کی نقل بھجوائی جائے۔ تنخواہ ۱۳۰ - ۷ - ۲۰۰ کا گریڈ مستقل ہونے پر دیا جائے گا۔ درخواستیں بنام پرائیویٹ سکرٹری آنی چاہئیں۔ (پرائیویٹ سکرٹری)

امتحان "ہمارا خدا" فت تا مت ۱۸۲ قسط دوم

شعبہ تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام ہمارا خدا منصفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کے فت تا مت ۱۸۲ تک کا امتحان یکم جون ۱۹۴۷ء کو ہوگا۔ لہذا تمام قائدین و زعماء گرامی خدمت میں گزارش ہے۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ اپنے حلقہ کے خدام کو اس میں شامل کریں۔ اور ان کے اسماء سے دفتر کو جلد مطلع فرما کر شکور فرمائیں۔

مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

۲۲ مئی کو قادیان میں بھرتی ہوگی

۲۲ مئی کو قادیان میں علاوہ فوج کے دیگر محکموں کے ملٹری پولیس وغیرہ کا اعلان ۵ مئی کے الفضل میں کیا گیا تھا) کی بھی بھرتی ہوگی۔ جو تفصیلات ملٹری پولیس کے بارے میں دی جا چکی ہیں۔ اس کے علاوہ ذیل کے امور کا بھی خیال رکھا جائے۔ (۱) امیدوار آر۔ آئی۔ اے۔ آئی۔ اے۔ سی انفنٹری۔ سپلائی میں سے کسی یونٹ کا ڈسچارج شدہ ہو۔ (۲) اس کا کیریکٹر Exemplary ہو۔ جس کے سرٹیفکیٹ پر Very good لکھا ہے۔ ان کا نمبر اس کے بعد ہوگا۔ (۳) انسپکٹر اور سینئر انسپکٹر کی پوسٹ کے لئے اس موقعے پر بھرتی نہ ہوگی۔ بلکہ اس پتہ پر فوراً درخواست کرنی چاہیئے۔

S.C.O. Defence Department
Secretareate Room No 61
Upper Black Simla.

چندہ توسیع کالج میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینا اسلام کی ایک شاندار بنیاد رکھنا ہے

توسیع کالج کے سلسلہ میں مبلغ ۸۹۸ (۲۲) روپے کے وعدے آئے ہیں اور وصولی ۸۵۴۵۳ روپے ہے۔ اس سے پایا جاتا ہے۔ کہ جماعتوں نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات اور نظارت ہذا کے شائع کردہ اعلانات و تحریکات پر کوئی توجہ نہیں کی۔ اور نہ اس دو لاکھ کی رقم کے وعدوں اور وصولی کو پورا کیا ہے۔ جماعتوں کو چاہیئے کہ کالج کے بڑھتے ہوئے اخراجات کو مدنظر رکھ کر اس کمی کو جلد سے جلد پورا کر کے اس فرض سے سبکدوش ہوں۔ اور حضور نے جو تحریک کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ

"میں سمجھتا ہوں کہ ہماری جماعت میں اب ایسے لوگ شامل ہیں۔ کہ اگر ان میں سے پانچ سو آدمی بھی اس عہد کو سامنے رکھ کر جو انہوں نے خدا تعالیٰ سے کیا ہے اس کام کے لئے آگے آئیں تو وہ دوسروں کی مدد کے بغیر اس رقم کو پورا کر سکتے ہیں۔"

مقامی جماعتوں کے تمام سیکرٹریان مال سے بالخصوص اور دیگر عہدہ داران جماعت سے بالعموم درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ ہر فرد کے پاس جا کر حضور کے اس ارشاد کو جو اوپر نقل کیا گیا ہے سنائیں اور اس تحریک کی اہمیت سے آگاہ کر کے اس کمی کو جلد سے جلد پورا کریں۔ ناظر بیت المال

درخواست ہائے دعا

(۱) لاہور سے آنے والے بعض دوستوں کی زبانی معلوم ہوا ہے کہ جماعت کے احباب خیریت سے ہیں۔ لیکن میرے والد ڈاکٹر احمد علی صاحب مع اہل و عیال لاہور میں محلہ سرین میں رہتے ہیں جہاں شدید فساد ہوا ہے ان کی خیریت کے متعلق ابھی تک کوئی اطلاع نہیں مل سکی۔ احباب سے درخواست ہے کہ ان کی جان مال اور عزت کی حفاظت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار قریشی فیروز محی الدین واقف زندگی قادیان (۲) میرا بھتیجہ عبدالشکور چند روز سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ احباب درد دل سے صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار عبدالرحمن خان دفتر ریویو آف ریلیجنز قادیان (۳) مولوی عبدالسلام صاحب

548
Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم و عرفان

دشمن سے عدل اور احسان کرنے کے متعلق اسلام کی زرّیں تعلیم

مومن کا ہر کام صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ہونا چاہیئے

(مرتبہ:۔ از خورشید احمد صاحب)

قادیان ۱۷ رماہ ہجرت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج بعد نماز مغرب تماشاء مجلس میں رونق افروز ہو کر جو حقائق و معارف بیان فرمائے۔ ان کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

فرمایا:۔ قرآن شریف ایک ایسی کامل کتاب ہے۔ کہ اس میں ہر سوال کا جواب موجود ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ جب کوئی سوال دل میں پیدا ہو۔ اسی وقت فوری طور پر اس کا جواب قرآن مجید میں نظر آجائے۔ لیکن بہر حال کوئی پہلو انسانی جذبات کا ایسا نہیں۔ جس میں کوئی سوال اٹھے اور اس کا جواب قرآن مجید میں موجود نہ ہو۔ کل میں نے جس امر کے متعلق کچھ باتیں بیان کی تھیں۔ قرآن مجید نے اس کا بھی ذکر کیا ہے۔ جیسا کہ میں نے کل بتایا تھا۔ ہم مختلف امور کے متعلق تین پہلوؤں کو مدنظر رکھ کر فیصلہ کر سکتے ہیں۔ (۱) یا تو اپنی ضرورتوں کو مدنظر رکھ کر (۲) یا دوسروں کے نقصان کو مدنظر رکھ کر (۳) اور یا پھر اس امر کو سامنے رکھ کر کہ اصل حقائق کیا ہیں۔ یعنی یا تو انسان کوئی فیصلہ کرتے وقت یہ دیکھتا ہے کہ اس سے مجھے کیا فائدہ ہوگا۔ یا اس امر کو سامنے رکھتا ہے۔ کہ میرے دشمن کو اس سے کیا نقصان پہنچتا ہے۔ اور یا پھر یہ مدنظر رکھتا ہے کہ سچی اور حق بات کیا ہے۔ خواہ اس سے کوئی فائدہ اپنی ذات کو ہو یا نہ ہو۔ اور خواہ اس سے دشمن کا بھی فائدہ ہو۔

قرآن کریم نے اس سلسلے میں ہماری بہترین راہنمائی فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ یاایھا الذین اٰمنوا کونوا قوامین للہ شھدآء بالقسط ولا یجرمنکم شنآن قوم علی الا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقوٰی واتقوا اللہ ان اللہ خبیر بما تعملون (مائدہ ع ۱۲)

یعنی اے مومنو! کسی کام کے متعلق فیصلہ کرتے وقت تمہارے مدنظر صرف یہ ہونا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں کس جگہ کھڑا کیا ہے۔ اور سچائی کیا ہے۔ یہاں مبالغہ کا صیغہ رکھا گیا ہے۔ قائم کا لفظ استعمال نہیں کیا گیا۔ بلکہ قوام کہا گیا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ تم پورے طور پر مستعد ہو کر اور کمر باندھ کر اس امر پر آمادہ رہا کرو۔ کہ کسی معاملہ کے متعلق خدا تعالیٰ کا کیا حکم ہے شھداء بالقسط اور پھر خواہ تمہاری ذات کو نقصان پہنچے۔ خواہ تمہارے دشمن کو فائدہ ہو۔ بہر حال تمہیں سچائی پر قائم رہنا چاہیئے۔ اور تمہارے منہ سے وہی بات نکلنی چاہیئے۔ جو عدل اور انصاف پر مبنی ہو۔

اس جگہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ یہ تعلیم تو عام حالات کے لئے ہے۔ اگر دشمن زیادتی کرے۔ اور شرارت میں بہت بڑھ جائے۔ تو ایسی حالت میں کیا کیا جائے؟ سو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ولا یجرمنکم شنآن قوم علی الا تعدلوا۔ یعنی ہو سکتا ہے کہ دشمن اپنے مظالم میں بہت ہی بڑھ جائے لیکن یاد رکھو کسی قوم کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کر دے۔ کہ تم عدل اور انصاف کے معاملہ کو چھوڑ دو۔ تمہارا مقصد تو اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔ اور اسکی خشیت کو دل میں پیدا کرنا ہے۔ سو تمہارا کام یہی ہے کہ اعدلوا۔ تم ہمیشہ انصاف کو مدنظر رکھا کرو۔ اور اگر تم عدل کا سلوک کرو گے۔ تو یاد رکھو ھو اقرب للتقوٰی۔ یہ بات تقوٰے کے زیادہ قریب ہے۔ اس جگہ تقوٰی نہیں کہا بلکہ اقرب للتقوٰی کے لفظ استعمال کئے گئے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر تم دشمن کی شرارتوں کے باوجود عدل کا سلوک کرو گے۔ تو یہ بات تقوٰی کے قریب تو ضرور ہوگی۔ لیکن اسے تقوٰی نہیں کہہ سکتے۔ یہاں پر سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب ان ان دشمن کی مکروہ شرارتوں کو بھی بھلا دے۔ اور نظر انداز کر دے۔ اور اس کے مظالم کو دیکھتے ہوئے بھی اس سے عدل کا برتاؤ کرے۔ تو کیا پھر بھی یہ فعل تقوٰی نہیں ہے۔ اور اگر یہ بھی تقوٰی نہیں تو پھر آخر تقوٰی کیا چیز ہے؟ کہ ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ جب دشمن کے ساتھ عدل و انصاف کرنا اور اسکی دشمنی کو نظر انداز کر دینا اقرب للتقوٰی ہے۔ تو پھر تقوٰے یہ ہوگا۔ کہ نہ صرف عدل کیا جائے بلکہ دشمن پر احسان بھی کیا جائے۔ اسی بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اتقوا اللہ۔ اصل تقوٰے یہ ہے کہ نہ صرف تم دشمن کی زیادتیوں کے باوجود اس سے عدل کا سلوک کرو۔ بلکہ اس سے بڑھ کر یہ کہ تم اس کے اوپر احسان بھی کرو۔ تب تم متقی کہلانے کے مستحق ہو گے۔

یہاں پر یہ خیال پیدا ہو سکتا ہے۔ کہ اگر ہم دشمن کے مظالموں کو دیکھ کر پھر اس کے ساتھ نہ صرف انصاف کا برتاؤ نا پسند کریں بلکہ اس کے ساتھ احسان بھی کریں۔ تو اس طرح تو ہم تباہ ہو جائیں گے۔ سو اس خیال کی تردید کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اگر یہ شبہ تمہارے دل میں پیدا ہو۔ تو یاد رکھو۔ ان اللہ خبیر بما تعملون۔ یعنی اللہ تعالیٰ تمہارے حالات کو خوب دیکھ رہا ہے۔ وہ خود تمہارا محافظ اور نگہبان ہو جائیگا۔ یہ توقع تو ایک عام انسان سے بھی نہیں کی جا سکتی۔ کہ اس کے سامنے کوئی شخص ڈوب رہا ہو۔ اور وہ اسے بچانے کی کوشش نہ کرے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے متعلق کس طرح یہ خیال کیا جا سکتا ہے۔ کہ ہم محض اسکی رضا کی خاطر ایک فعل کریں۔ اور وہ اسے دیکھتے ہوئے پھر اسے تباہ ہونے دے وہ اگر حالات کو دیکھتا ہے۔ تو پھر یقیناً وہ تمہاری مدد کرے گا۔

یہ تو قرآن کریم کی تعلیم تھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زندگی میں اس پر پورے طور پر عمل کر کے بھی دکھا دیا۔ چنانچہ جنگ احد کے موقع پر جب کفار نے بہت مظالم کئے۔ حتیٰ کہ بعض مسلمانوں کے پیٹ چاک کر دیئے۔ ان کے کلیجے اور دل نکال ڈالے۔ ناک۔ کان اور دیگر اعضاء کاٹ دیئے۔ تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل پر گہرا زخم لگا۔ اور آپ نے یہ ارادہ کیا۔ اب چونکہ انہوں نے ایسا کر دیا ہے اس لئے اس کا بدلہ لیا جائے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے الہام کے ذریعہ آپ کو فرمایا کہ دشمن خواہ کچھ کرے۔ تمہارا مقام یہ ہے کہ تم بھی ان سے اسی رنگ میں بدلہ لو۔ چنانچہ آپ نے اپنا ارادہ بدل لیا اور فرمایا۔ دشمن خواہ ذلیل سے ذلیل سلوک کرے۔ میں اس کے ساتھ عدل اور احسان کا ہی سلوک کروں گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ کی طرف سے برے فعل کی سزا دینے کی اجازت ہے لیکن دشمن اگر اپنی برائی کو کمینگی کی حد تک پہنچا دے۔ تو مومن کا یہ کام نہیں۔ کہ وہ بھی اس کے بدلہ میں ویسا ہی فعل کرے چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کفار سے کئی جنگیں کیں۔ لیکن صحابہ رضؓ نے کبھی کسی مردہ کی بے حرمتی نہیں کی۔ کبھی عورت پر حملہ نہیں کیا۔ ایک دفعہ جنگ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک عورت کی لاش دیکھی۔ آپ کو سخت صدمہ ہوا۔ اور آپ نے صحابہ رضؓ کو فرمایا۔ دیکھو ایک عورت کو مارنا بہت بڑا ظلم ہے اللہ تعالیٰ اسے سخت ناپسند کرتا ہے۔ صحابہ پر آپ کی اس تعلیم کا اتنا گہرا اثر تھا۔ کہ ایک جنگ میں ایک صحابی دشمن کے ایک اہم مورچہ میں داخل ہو گئے۔ وہ اس مورچہ پر قابض ہونے ہی والے تھے۔ کہ سامنے سے ایک عورت مقابلہ کے لئے آگئی۔ آپ فوراً واپس آگئے۔ جب لوگوں نے پوچھا کہ آپ کو اتنے اہم مورچہ پر قابض ہونے کا موقع مل رہا تھا۔ پھر آپ کیوں واپس آگئے۔ تو آپ نے کہا۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہوا ہے۔ کہ کسی عورت کو جنگ میں نہیں مارنا چاہیئے۔ اسی لئے میں واپس چلا آیا ہوں۔

اس سلسلے میں حضور نے کفار کے مظالم اور اس کے بالمقابل رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن سلوک کی متعدد مثالیں بیان فرمائیں۔ اور فرمایا۔ در اصل مومن جہاں بڑا دلیر اور بہادر ہوتا ہے۔ وہاں بہت رحیم اور شفقت کرنے والا بھی ہوتا ہے۔ مرنے والے مر جاتے ہیں۔ لیکن عدل اور احسان کے واقعات تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہتے ہیں۔ پس ہمیں چاہیئے۔ قرآن مجید کی اس تعلیم کے مطابق ہر معاملہ میں سچائی اور عدل اور احسان کا معاملہ کرنا چاہیئے۔ مومن تو کہتے ہی اسے ہیں۔ جو اپنے ہر فعل میں خدا تعالیٰ کے حکم اور اسکی آمادہ ہو گی۔ ہم اس کے خلاف ہو جائیں گے۔ اور اس بات کی پروا نہیں کریں گے۔ کہ دنیا ہماری مخالف اور دشمن ہو گئی ہے۔ کیونکہ ہم نے دنیا کو نہیں بلکہ اپنے خدا کو راضی کرنا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقام اور غیر مبایعین

ماضی کا ایک قابل ذکر واقعہ

از جناب عبدالمجید خانصاحب ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کپورتھلہ

میرے ایک عزیز میر احمد لبعر ۹ سال کو طبعاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ سے بیحد محبت ہے۔ عزیز مذکور کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اردو کتب کے پڑھنے کی غیر معمولی دھن ہے جو اس کی عمر کے بچوں میں عام طور پر نہیں پائی جاتی ماہ گذشتہ میں جب وہ میرے ساتھ دارالامان گیا تو بڑے اصرار کے ساتھ دریثین اور کلام محمود و ہر دو کتب خرید کیں چنانچہ ہر وقت ان ہر دو کتب اور سیرت المہدی کو جان سے لگائے رکھتا ہے۔ اور مدرسہ کی پڑھائی کے اسباق سے زیادہ ان کو خود بخود پڑھتا رہتا ہے کل عزیز مذکور نے مجھ سے سوال کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درجہ کیا حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بڑا ہے؟ جس پر میں نے اس کی سمجھ کے مطابق جواب اس کے ذہن نشین کرایا جس کا یہاں پر درج کرنا باعث طوالت ہے۔ بہرحال جب مذکورہ بالا سوال مجھ سے کیا گیا تو معاً لہائے گذشتہ کا ایک واقعہ بعینہٖ میری آنکھوں کے سامنے آگیا۔ جو یہ ہے کہ میری شروع ملازمت کے ایام کا ذکر ہے کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ملاقات کے بعد دارالامان سے واپس تانگہ میں واسوقت ٹرین جاری نہ ہوتی تھی) بٹالہ پہنچا۔ میرے ساتھ تانگہ میں تین احباب اور تھے جن میں سے دو کے متعلق تو خوب یاد ہے کہ شیخ رحمت اللہ صاحب بمبئی ہوس والے اور ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب تھے تیسرے ہمراہی کے متعلق اچھی طرح یاد نہیں۔ اس قدر خیال ہے کہ ڈاکٹر محمد حسین صاحب تھے یا خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر تھے۔ جب ہم تانگہ سے اترے اور کرایہ ادا کیا تو تانگے والے نے زیادہ کرایہ طلب کیا جس پر میں آمادہ ہو گیا کہ کچھ زیادہ دیدیا جاوے لیکن شیخ صاحب نے مجھ کو روکا۔ کہ انعام کیصورت میں کچھ خواہ دیدیا جاوے لیکن شرح کرایہ کو بگاڑنا ٹھیک نہیں۔ اس قدر ذکر کے بعد میں اصل واقعہ کے متعلق ظاہر کرتا ہوں کہ جب ہمارا تانگہ شہر بٹالہ کے قریب پہنچا۔ اور ہم تانگہ سے اتر کر سٹیشن بٹالہ کے پلیٹ فارم پر گئے تو شیخ صاحب اور ڈاکٹر محمد یعقوب بیگ صاحب نے آپس میں ذکر کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تازہ تصنیف براہین حصہ پنجم میں جو اشعار تحریر فرمائے ہیں ان میں سے دو یہ ہیں۔

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار
اک شجر ہوں جس کو داؤدی صفت پھل لگے
میں ہوا داؤد اور جالوت ہے میرا شکار۔

جب انہوں نے یہ ذکر کیا تو اسوقت کی کیفیت میرے ذہن میں اب تک محفوظ ہے کہ انکے اس وقت کے طرز بیان اور لب و لہجہ سے اخلاص نمودار ہوتا تھا لیکن اسوقت یہ لوگ سلسلہ عالیہ کے ممتاز افراد میں سے تھے اسلئے اسوقت ذہن اس طرف منتقل بھی نہ ہوا کہ آئندہ وقوع میں آنیوالے واقعات کے لئے انکا وہ عدم اخلاص بطور پیش خیمہ کے تھا جیسا کہ انگریزی میں ضرب المثل ہے کہ آنیوالے حالات کے وقوع سے اوّل علامات کے طور پر تاناز ظاہر ہونے شروع ہو جاتے ہیں چنانچہ بعد میں آنیوالے حالات سے ثابت ہو گیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اصلی شان کو غیر مبایعین نے یقین کی آنکھوں سے شناخت نہیں کیا تھا جیسا کہ انکا کھوکھلا پن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات پر خود بخود ظاہر ہو گیا۔ کہ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ روحانی سلسلہ کو منہاج نبوت پر یقین کرنے کی بجائے دنیوی جاری کردہ کمپنیوں وغیرہ کی طرح دنیا کا ایک کارخانہ سمجھ کر ایسی سخت ٹھوکر کھائی کہ آسمان سے زمین پر گر کر روحانی و ایمانی متاع کھو کر اللہ تعالیٰ سے دوری کے گڑھے میں جا گرے دوسری طرف حقیقی شناخت کے بعد جو عشق حاصل ہوتا ہے۔ اس کا نظارہ حضرت والد صاحب رضی اللہ عنہ کی ذات میں مشاہدہ کرتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان سے نکلے ہوئے پاک کلمات اور حضورؑ کے قلم سے تحریر شدہ الفاظ مبارک ان کے قلب کی گہرائیوں میں بطور ثابت شدہ صداقت کے جاگزین ہو کر حضرت والد صاحبؓ کے ایمان کی زیادتی کا موجب ہوتے تھے۔ اللہ اکبر!

مثلاً بطور مثال بیان کرتا ہوں کہ جو قدر منزلت والد صاحبؓ کے قلب میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بلند مرتبہ کی تھی اس کے اندازہ کے لئے ان کے منظوم کلام میں سے ایک شعر کافی ہے۔ جیسا کہ فرماتے ہیں ؎

شمائل کس طرح تیری بیاں ہوں
بیاں ہوں گر محمدؐ کی زبان ہو

اس سے ظاہر ہے کہ ولی اور حقیقی تعلق اور سطحی اور رسمی تعلق میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ والد صاحبؓ تو اپنے قلبی تعلق اور یقین کی بنا پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اصلی شان بیان کرنے سے اپنے آپ کو قاصر سمجھتے ہیں اور یہ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا رتبہ اس قدر ارفع ہے کہ بجز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کوئی صحیح معنوں میں آپ کی شان کو ظاہر کرنے کا ہرگز اہل نہیں۔ لیکن اس ایمانی حالت کے برعکس غیر مبایعین کی یہ کیفیت ہے کہ انہوں نے چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حقیقی طور پر شناخت نہیں کیا۔ اس لئے وہ اپنی طرف سے احسان کرتے ہیں کہ حضورؑ کو محض مجدد کے لفظ سے یاد کرتے ہیں۔ حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؐ کے لئے نبی اللہ کا لفظ فرمایا ہے۔ خدا ان کو چشم بصیرت عطا فرماوے۔ وہ جن لوگوں نے اپنے وقت کے رسل کو شناخت نہیں کیا ان کے لئے جاہلیت کی موت مقدر ہے جو نہایت خطرناک بات ہے۔ جائے افسوس ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی فرمودہ پیشگوئی کے صریحاً خلاف لفظ نبی کو جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی عمارت کے لئے بطور بنیاد اور قیام کے لئے ستون کی طرح ہے اس کو غلط معنوں میں عوام الناس کے سامنے محض ان کی خوشنودی حاصل کرنے اور اپنے آپ کو حقیقی ایمان سے تہیدست ظاہر کرنے کے لئے استعمال کرنا شروع کر دیا۔ ورنہ جب کہ یہ لوگ حضرت اقدس کو مجدد وقت مانتے ہیں۔ تو پھر ایسے پاکباز ہستی کے فرمودہ کلام کو سچا کیوں تسلیم نہیں کرتے۔ میں بطور نمونہ نہایت مختصر طور پر چند ایک حضور اقدس علیہ السلام کے فرمودہ کلمات ذیل میں تحریر کر کے غیر مبایعین کو ان کی فاش غلطی کی طرف توجہ دلانا ضروری سمجھتا ہوں کہ اب جو باقیماندہ چند سر کردہ افراد موجود ہیں۔ وہ اپنی جان پر رحم کریں اور جو بھی ان کے زیر اثر ہیں ان کو اپنے اس غلط و خطرناک عقیدہ سے نجات دلائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

۱۔ جس نے مجھ میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں فرق کیا۔ اس نے مجھ کو شناخت نہیں کیا۔

۲۔ آدم نیز احمد مختار
در بزم جامۂ ہمہ ابرار
۳۔ انبیاء گرچہ بودہ اند بسے
من بہ عرفاں نہ کمترم ز کسے

549
Digitized by Khilafat Library Rabwah

وارث مصطفیٰ شدم بہ یقین
شدہ رنگیں بہ رنگ یار حسین
آں یقینے کہ بود عیسےٰ را
بر کلامے کہ شد برو القا
و آں یقینے کلیم بر تورات
و آں یقیں ہائے سید السادات
کم نیم زاں ہمہ بروئے یقیں
ہر کہ گوئد دروغ ہست لعیں
زندہ شد ہر نبی بہ آمدنم
ہر رسولے نہاں بہ پیراہنم
منم مسیح زمانم منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبےٰ باشد
ہر کہ در راہِ محمدؐ زد قدم
انبیاء راشد مثیل آں محترم
منکہ بس درعشق او ہستم نہاں
من ہمانم من ہمانم من ہماں
احمد اندر جانِ احمدؐ شد پدید
اسم من گردید آں اسم وحید
دور افتادم ز چشمانِ بشر
از مقامم کس نمیدارد خبر
کارم زقرب ما بہ جائے رسیدہ است
کانجا ز فہم و دانش اغیار برتر است

در اصل لاہوری جماعت کے حالات کو دیکھ کر یہ یقینی طور پر ثابت ہوتا ہے۔ کہ ان لوگوں کو دلی مناسبت ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے قطعاً نہ تھی۔ ورنہ انہوں نے عجیب عجیب طرح پر الفاظ تبدیل کر کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اصل مقام کو جس پر زمین و آسمان کے خالق و مالک نے آپ کو مبعوث فرمایا۔ عوام الناس کی نظروں سے اوجھل کرنے کی خاطر کوشش کرتے رہتے ہیں۔ گویا اس بات کو انہوں نے اپنے خود ساختہ سلسلہ کے قیام کا باعث سمجھا ہوا ہے۔ چنانچہ اخبار "پیغام صلح" کے صفحہ اول پر نمایاں طور پر عنوان جماعت کی تعلیمی خصوصیات کے تحت الفاظ ذیل درج ہوتے ہیں:۔

"آنحضرت صلعم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا نہ نیا نہ پرانا۔"

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق "مینیجر الفضل" کو مخاطب کیا جائے۔ ایڈیٹر

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی جماعت احمدیہ کو ایک اہم ہدایت

مجلس شوریٰ ۱۹۱۷ء کے موقعہ پر

ہر شخص کو سال بھر میں کم از کم ایک احمدی بنانے کا عہد کرنا چاہیئے

جماعتوں کا فرض ہے کہ وہ اپنی لسٹیں مکمل کر کے فوراً دفتر بیعت میں بھجوا دیں

۶ اپریل ۱۹۱۷ء کو حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت ۱۹۱۷ء میں جماعت کو تبلیغ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا۔

"میں نے جماعت کو بارہا توجہ دلائی ہے۔ کہ تبلیغ پر خاص زور دو۔ اور پچھلے دنوں تو خصوصیت کے ساتھ میں نے اس طرف توجہ دلائی تھی۔ مگر ابھی تک بہت ہی کم جماعتوں نے اس فریضہ کی ادائیگی کی طرف توجہ کی ہے۔ لاکھوں کی جماعت میں سے اب تک صرف ۱۸۸۵ افراد نے دو ہزار بیعتوں کے وعدے کئے ہیں۔ جو نہایت افسوسناک امر ہے۔ دوستوں کو یہ بات اچھی طرح یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ جب تک تبلیغ کی طرف خاص طور پر توجہ نہیں کی جائیگی۔ جماعت کبھی ترقی نہیں کر سکتی۔ ہر شخص جو اس سلسلہ میں داخل ہوتا ہے۔ اسے یہ پختہ عہد کر لینا چاہیئے کہ وہ سالانہ کم از کم ایک شخص کو احمدیت میں داخل کرنے کی کوشش کریگا۔ اور اگر وہ ایسا عہد نہیں کرتا۔ تو اسے سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ روحانی رنگ میں اس پر موت وارد ہو رہی ہے۔ قادیان کی جماعت کو بھی میں نے گذشتہ دنوں اس طرف توجہ دلائی تھی۔ جس پر کئی لوگوں نے تبلیغ کے لئے اپنے اوقات کو وقف کیا اور خدا تعالےٰ کے فضل سے امید کی جاتی ہے۔ کہ اگر وہ اپنے عہد پر قائم رہتے ہوئے سرگرمی سے تبلیغی جدوجہد کو جاری رکھیں گے۔ تو اس کے نہایت خوشکن نتائج برآمد ہوں گے۔ باہر کی جماعتوں کو بھی میں توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اپنے افراد کو تبلیغ کے لئے اوقات وقف کرنے کی تحریک کریں۔ اور پھر تنظیم کے ماتحت ان سے کام لیا جائے۔ کبھی کبھی کسی گاؤں میں تبلیغ کے لئے چلے جانا اور پھر مہینوں اس طرف کا رخ بھی نہ کرنا کوئی مفید نتیجہ پیدا نہیں کرتا۔ ہماری کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ ہر گاؤں میں خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا دو دو چار چار آدمی احمدی ہو جائیں۔ بہت دفعہ دیکھا گیا ہے۔ کہ اگر کسی جگہ پچاس ساٹھ احمدی ہو گئے ہیں۔ تو ان کی ترقی رک گئی ہے۔ لیکن جہاں دو دو چار چار احمدی تھے۔ وہاں ترقی ہوتی رہی۔ اسکی وجہ درحقیقت یہی ہوتی ہے۔ کہ نئی نئی جگہوں پر نئی نئی جماعتیں [illegible] قائم کرنے کی کوشش نہیں کی جاتی۔ اور جماعت کی ترقی کے جو قدرتی ذرائع ہوتے ہیں۔ وہ مفقود ہو تے چلے جاتے ہیں۔ جہاں ایک ایک دو دو احمدی ہوں۔ یا نئی جماعتیں قائم ہوں۔ وہاں لوگوں کا دباؤ ان کی مخالفت اور شرارت اور پھر رشتہ داروں کا تناؤ اور کھچاؤ ان کو مجبور کرتے ہیں۔ کہ وہ جدوجہد کرے۔ اور مخالفت کرنے والوں کو اپنے ساتھ ملائے۔ اور جب وہ جدوجہد کرتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ اسے کامیابی بھی عطا فرما دیتا ہے۔ اور ایک سے دو اور دو سے چار اور چار سے دس بننا شروع ہو جاتے ہیں۔ لیکن جہاں زیادہ احمدی ہو جائیں۔ وہاں چونکہ مخالفت کم ہو جاتی ہے۔ اس لئے لوگوں کی توجہ بھی تبلیغ کی طرف سے ہٹ جاتی ہے۔ گویا چھوٹی جماعتیں جہاں اپنے چھوٹا ہونے کی وجہ سے اور مخالفین کے مظالم کا تختہ مشق بننے کی وجہ سے جلد جلد ترقی کرتی ہیں۔ وہاں بڑی جماعتیں لمبا اوقات غفلت اور کوتاہی کا شکار ہو جاتی ہیں۔ پس کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ نئی نئی جگہ جماعتیں بنائی جائیں۔ اور ہر گاؤں اور ہر شہر میں سے دو دو تین تین افراد کو احمدیت میں شامل کر لیا جائے۔ اگر ہماری جماعت یہ طریق اختیار کر لے۔ تو دس سال میں ہی وہ ہندوستان پر غالب آسکتی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ اس طرف صحیح طور پر توجہ نہیں کی جاتی۔ پس میں جماعتوں کو ایک دفعہ پھر اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ ہر شخص سے سال میں کم از کم ایک احمدی بنانے کا عہد لیا جائے۔ اور لسٹوں کو مکمل کر کے دفتر بیعت میں بھجوا دیا جائے۔ اور پھر اس عہد کو پورا کرنے کی کوشش کی جائے۔ میں نے بتایا ہے۔ کہ تبلیغ کا بہترین طریق یہ ہے۔ کہ نئی نئی جگہوں میں ایک ایک دو دو احمدی بنانے شروع کر دیئے جائیں۔ لاہور اور دہلی میں بھی میں نے دوستوں سے کہا تھا۔ کہ دیکھو فلاں فلاں محلوں میں کوئی احمدی نہیں۔ تم کوشش کرو۔ کہ ان محلوں میں احمدیت پھیلے۔ اور کوئی ایک محلہ بھی ایسا نہ رہے۔ جس میں ہماری جماعت کا کوئی تجر نہ ہو۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ ہر جگہ نئی مخالفت شروع ہو جائیگی۔ لوگوں کی طبائع میں تحقیق و جستجو کا مادہ پیدا ہوگا۔ اور ان میں سے کئی سعید الفطرت لوگ احمدیت کو قبول کر لینگے۔ لاہور اور دہلی میں درجنوں محلے ایسے ہیں۔ جن میں کوئی احمدی نہیں۔ حالانکہ سب محلوں میں دو دو چار چار احمدی ضرور ہونے چاہئیں۔ اور اگر ایسا ہو۔ تو احمدیت بہت جلد بڑھ سکتی ہے۔ پس گاؤں والوں کو نئے نئے گاؤں میں احمدیت پھیلانی چاہیئے۔ اور شہروں والوں کو نئے نئے محلوں میں احمدیت پھیلانی چاہیئے۔ یہاں تک کہ کوئی گاؤں۔ کوئی شہر اور کوئی محلہ ایسا نہ ہو۔ جس میں ہماری جماعت باقاعدہ قائم نہ ہو۔ اور جہاں تبلیغی جلسے وغیرہ نہ ہوتے ہوں۔"

(اخبار دفتر بیعت)

ضروری اعلان

یہ دیکھا گیا ہے کہ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات کے دوران میں بعض احباب بجائے اس کے کہ کرسی پر تشریف رکھیں فرش پر بیٹھ جاتے ہیں۔ اور پھر حضور کے ارشاد پر بھی وہ نیچے ہی بیٹھے رہنے پر مصر ہوتے ہیں۔ جہاں یہ امر حضور کے اخلاق حسنہ اور تعلیم اسلام کے خلاف ہے۔ وہاں ملاقات کرنے والے احباب حضور کے ارشاد کی نافرمانی اور معصیت کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اس لئے ہر دوست کو اس اعلان کے ذریعہ متنبہ کیا جاتا ہے کہ اگر کسی دوست نے ایسا کیا۔ تو آئندہ اسکی ملاقات بند کر دی جائیگی

(ناظر دیوان سکرٹری)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلامی تاریخ کے
چند سبق آموز واقعات

از شیخ احمد صاحب زاہد

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دلوں میں جو ایمان کی برقی شمع جل رہی تھی۔ کفار نے ہر ممکن کوشش کی کہ اس کو بجھا دیں۔ مگر اس کو نہ بجھنا تھا۔ نہ بجھی۔ مخالفت کی آندھیاں اٹھیں۔ عداوت کے سیلاب امنڈے۔ تیر و سنان کی بارشیں ہوئیں۔ اپنوں اور بیگانوں نے مارا اور پیٹا۔ مگر کیا مجال جو ان کے قدموں میں لغزش پیدا ہوئی۔ یا وہ اپنے ارادوں سے ڈگمگائے۔

آخر یہ کیوں ہوا؟ اس لئے کہ ان کے رگ و ریشہ میں عشق الٰہی کی چنگاریاں بھڑک رہی تھیں۔ ان کے سر رونیں رونیں میں دنیا کی بے ثباتی کا نقشہ سمایا ہوا تھا۔ اور سچ تو یہ ہے کہ جسے کہتے ہے دنیا و عقبیٰ وہ ان کی نگاہ میں کیا وقعت رکھتی تھی۔ تو امید زندگی جاوداں معلوم ہوتی تھی

چنانچہ ذیل کا ایک ایک واقعہ اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ وہ عشق الٰہی کے مقابلہ میں دنیا کی بڑی سے بڑی چیز کی بھی ذرا بھر پرواہ نہ کرتے تھے:۔

(۱) حضرت علیؓ کی عمر بمشکل چودہ پندرہ برس کی ہوگی۔ جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے خاندان کو تبلیغ کرنے کے لئے ایک دعوت کا انتظام فرمایا۔ جب سب لوگ کھانا کھا چکے تو آپؐ نے اٹھ کر ان سب کو دعوت اسلام دی۔ مگر کسی کو جرأت نصیب نہ ہوئی۔ کہ آپ کی آواز پر لبیک کہتا چنانچہ حضرت علیؓ کم سنی کے باوجود اٹھے اور فرمایا کہ گو میں سب سے چھوٹا ہوں۔ اور کمزور ہوں۔ مگر پھر بھی آپؐ کا دست و بازو بنوں گا۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ اور پھر اس سوال کو تین بار دہرایا۔ مگر تینوں مرتبہ حضرت علیؓ نے ہی مدد کا وعدہ فرمایا۔

ظاہر ہے کہ ان حالات میں اسلام قبول کرنا کس قدر مشکل کام تھا جبکہ اسلام ابھی چند فدائی بھی پیدا نہ کر سکا تھا

(۲) حضرت ابوذر غفاریؓ کی بابت لکھا ہے کہ جب آپ زیور ایمان سے آراستہ ہوئے تھے تو مکہ میں آپ کا کوئی بھی حامی نہ تھا۔ مگر تبلیغ اسلام کا اس قدر جوش تھا کہ آپ تمام خطرات سے بے نیاز ہو کر خانہ کعبہ میں گئے۔ اور بآواز بلند کلمہ شہادت پڑھا۔ کفار کی مجلس منعقد تھی۔ سنتے ہی آپ پر ٹوٹ پڑے۔ جو کچھ بھی کسی کے ہاتھ آیا دے مارا۔ یہاں تک کہ آپ بے ہوش گئے۔ جب ہوش آیا تو بدن کو خون آلود پایا۔ مگر شکر الٰہی کا یہ عالم تھا کہ اگلے دن پھر خانہ کعبہ میں گئے۔ اور پہلے انداز سے کلمہ شہادت پڑھا۔ اور پھر خون آلود ہو کر گر پڑے

(۳) حضرت بلالؓ کے متعلق لکھا ہے کہ امیہ بن خلف آپ کو چلچلاتی دھوپ میں جبکہ مکہ کی زمین آگ اگل رہی ہوتی تھی۔ گرم ریت پر لٹا دیتا تھا۔ اور سینہ پر بھاری پتھر رکھ کر کہتا تو بہ کر ورنہ مر سک سکے کر جانا دینی ہوگی۔ مگر آپ کی زبان سے اس عالم میں بھی احد احد کی صدائیں بلند ہوتیں۔ یعنی خدا ایک ہے خدا ایک ہے

۴۔ حضرت خبابؓ بن ارت جب مشرف بہ اسلام ہوئے تو آپ کو لوگوں مظالم کا تختہ مشق بننا پڑا۔ چنانچہ آپ خود فرماتے ہیں کہ مشرکین دہکتے انگارے دھکاتے اور مجھے ان پر لٹا دیتے۔ مگر اس پر بھی جب ان وحشیوں کا شوق ستم رانی پورا نہ ہوتا۔ تو ایک شخص میرے سینہ پر چڑھ جاتا۔ تاکہ میں جنبش نہ کر سکوں۔ اور اس وقت تک مجھے لٹائے رکھتے جب تک جسم سے رطوبت نکل نکل کر آگ کو سرد نہ کر دیتی۔ مگر میں نے ان سب مظالم کو خندہ پیشانی سے برداشت کیا اور کسی قسم کی مدافعت سے کام لے کر ان سے بچنے کا خیال تک بھی نہ کیا۔

(۵) حضرت سعد بن ابی وقاص اپنی والدہ کے بے حد فرمانبردار اور اطاعت گزار بیٹے تھے۔ انہیں برس کی عمر تھی۔ جبکہ قبولیت اسلام کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔ ان کو جب اس کا علم ہوا۔ تو سخت رنجیدہ ہوئی۔ یہاں تک کہ اس نے قسم کھائی کہ جب تک سعدؓ نئے دین سے توبہ نہ کریں گے میں نہ کھاؤں گی نہ پیوں گی۔ اور نہ میں ان سے بات چیت کروں گی۔ چنانچہ وہ اپنی اس قسم پر اڑی رہیں۔ یہاں تک کہ تیسرے دن بیہوش ہو گئیں۔ اور کمزوری کی وجہ سے غش پر غش آنے لگے۔ مگر سعدؓ نے عشق الٰہی کی وجہ سے یہ نہ کہی کہ جس کا نشہ ان حرکتوں سے نہ اتر سکتا تھا۔ چنانچہ آپ نے اپنی والدہ کو صاف کہہ دیا۔ کہ اگر تمہارے قالب میں سو جانیں ہوں۔ اور وہ سب باری باری نکل جائیں تو میں تب بھی اسلام کو نہ چھوڑوں گا۔

۶۔ حضرت مصعب بن عمیرؓ مکہ کے ایک رئیس خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ ناز و نعمت میں پلے اور بہترین پوشاک پہننے اور عمدہ سے عمدہ خوراک کھانے تھے۔ اور بیش قیمت عطریات استعمال کرتے تھے مگر جب دل نور اسلام سے منور ہوا تو ان سب آسائش و آرائش سے بکلی محروم ہونا پڑا۔ اور مستزاد یہ کہ گھر کے لوگوں نے آپ کو قید کر دیا۔ مگر جب قید و بند کے مصائب جھیلتے جھیلتے ایک عرصہ گذر گیا۔ تو موقعہ ملتے ہی آپ حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے۔

ظاہر ہے کہ اس قدر پر تکلف زندگی کے عادی نوجوان کو قید و غربت الوطنی میں کس قدر مصائب کا سامنا کرنا پڑا ہوگا مگر کیا مجال جو کسی مصیبت نے آپ کو مغلوب کیا ہو۔ یا کسی تکلیف کے تصور نے آپ کے پائے استقلال میں لغزش پیدا کی ہو۔

۷۔ حضرت زبیرؓ بن عوام جب دولت اسلام سے مالا مال ہوئے تو آپ کے چچا نے ہر ممکن کوشش کی کہ حبس و تشدد کے ذریعہ آپ کو ارتداد اختیار کرنے پر مجبور کریں۔ چنانچہ وہ بدبخت آپ کو ایک چٹائی میں لپیٹ کر ناک میں دھواں پہنچاتا۔ مگر آپ خندہ پیشانی سے سب کچھ برداشت کرتے رہے۔ اور جبین استقلال پر ذرا بھی شکن نہ آنے دی۔

۸۔ حضرت ام شریکؓ جب مسلمان ہوئیں۔ تو آپ کے اقارب نے ان کی ایذا دہی کے لئے یہ نرالا طریقہ ایجاد کیا کہ وہ آپ کو دھوپ میں کھڑا کر دیتے اور اس سخت گرمی میں شہد ایسی گرم چیز آپ کو کھلاتے اور پانی بالکل نہ دیتے۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا کہ آپ کے حواس مختل ہو جاتے۔ تو وہ آپ سے کہتے کہ اسلام کو چھوڑ دو۔ مگر ان کی سمجھ میں جب یہ باتیں نہ آتیں تو وہ سمجھانے کے لئے آسمان کی طرف اشارہ کرتے۔ تو آپ سمجھ جاتیں کہ توحید کا انکار کرانا چاہتے ہیں۔ اس پر آپ فوراً جواب دیتیں کہ یہ ہرگز نہ ہوگا۔

پس اے احمدی نوجوان! آج جبکہ زمانہ کروٹ بدل چکا ہے۔ خدا بیدہ فتنے انگڑائیاں لے کر بیدار ہو رہے ہیں۔ مصائب کے درندے منہ کھولے بڑھ رہے ہیں تو اپنے اسلاف کے ان کارناموں کو خضر راہ بنا۔ اور تبلیغ اسلام کے لئے پہلے سے بھی زیادہ گرم جوشی دکھلا۔ اور اس حق پسند انسان احمدیت کی صداقت کھل چکی ہے۔ تو اپنے پرشتہ داروں کی ناراضگیوں اور غیروں کی ستم رانیوں سے ڈر کر دولت ایمان کو نہ چھپا کہ یہ بزدلی ہے۔ اور مرد بزدل ہمیشہ بزرگوں کی شان سے بعید تھی۔

ضرورت ہے

نظارت ضیافت میں معاون شخصی کی آسامی خالی ہے۔ اکاؤنٹس میں تجربہ رکھنے والے گریجوایٹ احباب اپنی درخواستیں خاکسار کے نام بھیجیں۔ گریڈ ۱۰۰-۵-۸۰ قادیان میں رہائش کے خواہشمند احباب کے لئے بہتر موقعہ ہے۔

ناظر ضیافت قادیان

راجہ مہندر پرتاپ کا ایک بیان

ڈیلی گزٹ مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۴۷ء میں راجہ مہندر پرتاپ کا ایک بیان شائع ہوا ہے۔ جو آپ نے کراچی میں ایک دعوت چائے میں موجود گی مسٹر جیٹھا مل پرسرام۔ لکھی گوپی رام مسٹر جی الانہ۔ ڈاکٹر تارا چند ملوانی اور مسٹر روچیل داس دیا۔ یادیو کو راجہ مہندر پرتاپ ایک انقلاب پسند ہیں۔ جنہوں نے پہلی جنگ عظیم کے دوران میں جرمنی میں پناہ لی تھی۔ رولٹ رپورٹ کی سازش میں آپ کا نام بہت مشہور ہوا تھا اور آپ کی ریشمی خط کی سازش خاص کر زیر بحث مسئلہ رہا تھا۔

راجہ مہندر پرتاپ نے اپنی ہندوستانی انقلابی تجویز کا انکشاف کیا۔ اور موجودہ فرقہ وارانہ تقریق پر اظہار افسوس کیا جس نے اس وقت ہندوؤں اور مسلمانوں کو ایک دوسرے سے جدا کر رکھا ہے۔

راجہ صاحب کے نزدیک موجودہ فرقہ وارانہ چپقلش نمایاں طور پر بعض ہندوؤں کی اس ذہنیت کا براہ راست نتیجہ ہے جو یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر برطانیہ ہندوستان پر حکمرانی کر سکتا ہے۔ تو وہ بھی کر سکتے ہیں۔ اور ان کے جواب میں بعض مسلمانوں کا یہ خیال ہے۔ کہ ایک دفعہ ہم حکمرانی کر چکے ہیں۔ اس لئے دوبارہ بھی کر سکتے ہیں۔

اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے راجہ مہندر پرتاپ نے فرمایا کہ میں حیران ہوں ہندوؤں جیسی سمجھدار قوم اس بات کو نہیں سمجھ سکی کہ ہندوستان کی ترقی میں اسلام کا کیا حصہ ہے۔ اور دنیا کی تہذیب میں اس نے کیا اضافہ کیا ہے۔ میں نے اسلام اور اس کی تاریخ کا غور سے مطالعہ کیا ہے یہ مشہور عام خیال کہ اسلام نے تلوار کے زور سے فوقیت حاصل کی۔ سخت غلط ہے۔ افریقہ کو دیکھو۔ کس طرح اسلام اس ملک میں پھیلتا چلا جا رہا ہے۔ حالانکہ افریقہ میں مسلمانوں کو کوئی سیاسی قوت حاصل نہیں۔ اور نہ کوئی روپیہ ہی صرف ہو رہا ہے۔ میری رائے میں اسلام میں ایک عظیم پیغام ہے۔

سوال کے جواب دینے کے دوران میں آپ نے فرمایا۔ کہ مجھے بھوپال میں ایک انگریز سے جو لارڈ ولنگڈن کا فوجی سیکرٹری رہ چکا تھا۔ بات کرنے کا موقعہ ملا۔ اس نے کہا۔ کہ راجہ صاحب ہم تو جون تک چلے جانا چاہتے ہیں مگر آپ کے پنڈت جواہر لال نہرو اور سردار بلدیو سنگھ ہمیں کچھ دیر اور ٹھہرانا چاہتے ہیں"۔

اس پر مسٹر الانا صاحب نے کہا۔ کہ کوئی ہندو بلکہ کوئی کانگرسی بھی نہیں چاہتا۔ کہ برطانیہ حکومت تاج کے بعد ہندوستان میں ٹھہرے اسکے برخلاف مسٹر جیٹھا مل پرسرام نے کہا کہ بہت سے ہندو کھلم کھلا یہ رائے رکھتے ہیں کہ انگریزوں کو اتنی جلد یہاں سے رخصت نہیں ہونا چاہیئے۔

نئے ارض و سماء

سیرالیون میں احمدی مجاہدین کی سرگرمیاں

چوہدری نذیر احمد صاحب دائے ونڈی تحریر فرماتے ہیں۔ کہ خاکسار ۲۵ فروری کو "بانجے بو" آیا۔ "بانجے بو" میں جماعت دیر سے قائم ہے۔ اور یہاں کا پیرامونٹ چیف منشی ناصر الدین گانا نگا ایک مخلص احمدی نوجوان ہے۔ اس کی خواہش تھی۔ کہ اس کی چیفڈم میں احمدیت پھیلے۔ عام تعارف کے بعد جماعت کی تربیت و تعلیم کا کام جاری کیا۔ اور جو جو کمزوریاں نظر آئیں۔ ان کی اصلاح کی کوشش کرتا رہا ہوں۔ بفضلہ تعالیٰ نمازیوں کی تعداد بڑھ رہی ہے اور سب ہوشیار ہو رہے ہیں۔

مولوی محمد اسحٰق صاحب ساقی انچارج "سفر ٹیاؤن" اور "روکوپر" مشن تحریر فرماتے ہیں۔

"اوائل مارچ میں خاکسار "روکوپر" میں تھا۔ ۳ کو بذریعہ کشتی واپس فری ٹاؤن روانہ ہو گیا۔ ایک تو اس لئے کہ ہمارا جلسہ سیرۃ النبی بالکل نزدیک تھا۔ اس لئے کہ "روکوپر" کے سکول احمدیہ کے لئے بعض سامان عمارت خریدنا تھا۔ جو صرف فری ٹاؤن میں ہی مل سکتا تھا۔ فری ٹاؤن پہنچنے پر خاکسار نے پہلی ہر دو ضروریات کو ۲۴ گھنٹوں میں پورا کر دیا۔ جنہیں ابھی طرح دیکھنے کے بعد خورآ امیر صاحب کے پاس "بو" میں روانہ کر دیا۔

جلسہ سیرۃ النبی

مورخہ ۸ مارچ ۴۷ء بروز ہفتہ بعد نماز عشاء ہم نے اپنی مسجد میں سیرۃ النبی کا جلسہ کیا احمدی احباب کے علاوہ غیر احمدی مرد اور عورتوں نے بھی شرکت کی۔ ۹ بجے سے قبل تلاوت قرآن مجید سے اس جلسہ کا افتتاح کیا گیا۔ اس کے بعد سب سے پہلے مختلف آیات اور مختلف احادیث کو لے کر ہمارے بچوں نے تقریریں کیں۔ اور ان آیات اور احادیث کی نہایت عمدہ تشریح کی۔ حاضرین بہت خوش ہوئے۔ اور تعجب کا اظہار کیا۔ ان کے لئے یہ ایک نئی بات تھی کہ چھوٹے چھوٹے بچے اس دلیری کے ساتھ ایک بھرے مجمع کو خطاب کر رہے ہیں۔ اور اپنی تقاریر میں آیات اور احادیث کو بطور استشہاد پیش کر رہے ہیں۔

بچوں کی تقاریر کے علاوہ تین لیکچر ہوئے اوّل امام موسیٰ صاحب کا جس میں انہوں نے بیان کیا۔ کہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو ہر ایک کو اپنی قبولیت کی دعوت دیتا ہے اور بخوبی صرف اسلام میں پائی جاتی ہے۔ اور یہ بات ظاہر کرتی ہے۔ کہ اسلام ہی ایک عالمگیر مذہب ہے

دوسری باری میں خاکسار محمد اسحاق نے لیکچر دیا جس میں واضح کیا۔ کہ زمانہ حال ایک مصلح کا محتاج ہے۔ سو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایک مرسل مبعوث فرمایا مبارک ہے وہ جس پر ایمان لاتا ہے تیسرا لیکچر ایک ہمارے نوجوان نے دیا۔ جس میں اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی اور مدنی زندگی کو نہایت ہی عمدہ پیرایہ میں پیش کیا جسے حاضرین

حصہ سوم کے ۳۳۴ پونڈ اور دفتر اول تیرھویں سال کے ۱۰/۵۱ پونڈ ہیں۔ ان کا وعدہ جو اب تک حضور کے پیش ہو چکا ہے سو وہ دفتر اول کے تیرھویں سال کا ۹ پونڈ اور دفتر دوم کے سال سوم کا ۱۰/۴۲ پونڈ کل ۱۲۹ پونڈ ہے۔ اور ابھی یہ پہلی فہرست ہے۔ جس میں سے ۸۴ پونڈ وصول ہو چکے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ مکرمی ایم۔ عبدالرحمٰن صاحب کو لبوسیرا سے بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ تیرھویں سال کی رقم بذریعہ امپیریل بنک لاہور بھیج رہا ہوں۔ تا ۳۰ مئی تک داخل ہو جائے۔ پس بیرون ہندوستان کی جماعتیں اور افراد کوشش فرماویں۔ کہ ان کے وعدہ کی رقم ۳۰ مئی تک مرکز میں داخل ہو جائے۔ تا ان کا نام حضرت کے حضور وعدہ کے لئے پیش ہو کر ثواب بھی ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔

(وکیل المال تحریک جدید)

خطوط کتابت کرتے وقت چیٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری خبریں

بنگال کے مستقبل کے متعلق تجاویز

کلکتہ ۱۹ مئی۔ بنگال گورنمنٹ کے رہنما منسٹر فضل الرحمن نے ایک بیان میں ان تجاویز پر روشنی ڈالی جو بنگال کے مسلم لیگ اور کانگرسی لیڈروں کے درمیان ملاقاتوں میں زیر بحث لائی گئی ہیں۔ آپ نے کہا اس سلسلے میں اہم تجاویز یہ ہیں (۱) جون ۱۹۴۸ء میں جب انگریز ہندوستان کے جملہ اختیارات حکومت سے دست بردار ہو جائیں گے۔ اس وقت بنگال میں ایک آزاد سوشلسٹ ری پبلک قائم کر دی جائے (۲) بنگال کا آئندہ آئین وضع کرنے کے لئے ایک دستور ساز اسمبلی بنائی جائے۔ جس کے ممبر بجائے جداگانہ انتخاب کے مخلوط انتخاب کے ذریعہ منتخب کئے جائیں۔ ممبروں کے انتخاب میں ہر بالغ کو حق رائے دہندگی حاصل ہو۔ یہی اسمبلی اس امر کا فیصلہ کرے کہ بنگال کو ہندوستان کے دیگر حصوں کے ساتھ کس قسم کے تعلقات رکھنے چاہئیں۔ (۳) ایک تجویز یہ کی گئی ہے کہ بنگال میں ایک عبوری حکومت قائم کی جائے۔ جس میں مسلمان اور غیر مسلم وزراء کی تعداد برابر ہو۔ وزیر اعظم مسلمان ہو۔ سوم منسٹر ہندو ہو۔ بنگال گورنمنٹ کے جملہ محکموں میں مسلمان اور ہندوؤں میں برابر کا حصہ دیا جائے (۵) دونوں بڑی پارٹیوں (یعنی کانگرس اور مسلم لیگ) کے نمائندوں پر مشتمل ایک مجلس قائم کی جائے جس میں نصف مسلمان اور نصف غیر مسلم ہوں۔ مسٹر فضل الرحمن نے ان تجاویز کے متعلق کہا کہ ابھی تک ان کے سلسلے میں کوئی سمجھوتہ نہیں ہو سکا۔ مسٹر محمد علی جناح کی رائے اور مشورہ کی روشنی میں بنگال کے ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان ابھی مزید گفت و شنید ہو گی۔ اگر کوئی سمجھوتہ طے ہو گیا تو اسے منظوری کے لئے بنگال پراونشل مسلم لیگ کی کونسل اور لیگ ہائی کمان کے سامنے رکھا جائے گا۔

وائسرائے ہند لنڈن میں

لنڈن ۱۹ مئی۔ امید کی جاتی ہے کہ لارڈ ماؤنٹ بیٹن وائسرائے ہند برطانوی وقت کے مطابق آج صبح ساڑھے دس بجے لنڈن پہنچ جائیں گے۔ رائٹر کے سیاسی نامہ نگار کا خیال ہے کہ لنڈن میں وائسرائے اور برطانوی وزراء کے درمیان جو کانفرنس ہو گی۔ اس میں ہندوستان کے بچاؤ اور فوج کی تقسیم کے سوال زیر بحث نہیں آئیں گے۔ ابھی تو اس امر پر بحث کی جائے گی کہ برطانیہ اپنے اختیارات کن ذرائع سے ہندوستان کو منتقل کرے ہندوستان میں ایک حکومت قائم ہو یا مختلف حکومتیں قائم کی جائیں۔ ان سوالات کے فیصلے کے بعد ہی فوج کی تقسیم وغیرہ پر بحث کی جا سکتی ہے۔ اگر دو ماہ جون کو دہلی میں ہونے والی کانفرنس میں لیڈروں کے درمیان کوئی سمجھوتہ ہو گیا۔ تو پھر اس کانفرنس میں فوج کی تقسیم اور ہندوستان کے ڈیفنس کے مسئلہ پر بھی بحث کا امکان ہے۔

ہندوستان کے کمانڈر انچیف سر آکلک رابھی لنڈن میں ہی ہیں۔ گو آپ کمانڈروں کی کانفرنس میں شرکت کے لئے آئے تھے لیکن اب آپ مختلف معاملات کے سلسلے برطانوی وزراء سے تبادلہ خیالات کر رہے ہیں چنانچہ کل آپ نے وزیر ہند لارڈ لسٹوئل سے طویل ملاقات کی۔

دستور ساز اسمبلی سے ہمدردی رکھنے والوں کے دل ٹوٹ گئے

مدراس ۱۹ مئی۔ دستور ساز اسمبلی کے صدر ڈاکٹر راجندر پرشاد نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ اگر دستور ساز اسمبلی ایک ایسا آئین وضع کرنے میں کامیاب ہو گئی جو انصاف اور رواداری پر مبنی ہو۔ اور جو ملک کے سب طبقوں کے لئے قابل قبول ہو۔ تو اس سے ملک کی تقسیم کا خطرہ ٹل جائے گا۔

آپ نے کہا موجودہ حالات کی وجہ سے جبکہ مسلم لیگ نے اور اکثر ریاستوں نے اسمبلی میں شامل ہونے سے انکار کر رکھا ہے اسمبلی کے متعلق ایک خوامخواہ شبہات رکھتے والوں کے دل ٹوٹ گئے ہیں۔ لیکن مجھے امید ہے کہ یہ حالت زیادہ دیر تک نہیں رہے گی۔ اور عنقریب اسمبلی کا مقاطعہ کرنے والے لوگ بھی اسمبلی میں آجائیں گے۔

جنوبی افریقہ کے ہندوستانی لیڈر کا بیان

پٹنہ ۱۹ مئی جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کے لیڈر ڈاکٹر داؤد نے جنوبی افریقہ کی موجودہ حالت کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ جنرل سمٹس نے حال ہی میں ہندوستانیوں کے ساتھ سمجھوتہ کرنے کا اشارہ کیا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جنوبی افریقہ کی گورنمنٹ ہندوستانیوں کے متعلق اب اپنی پالیسی بدل لی ہے۔ وہ صرف یہ چاہتی ہے کہ حکومت ہند نے اس کے خلاف جو اقتصادی پابندیاں لگا دی ہیں کسی طرح وہ دور ہو سکیں۔ آپ نے ان ہندوستانیوں کا ذکر کیا جو جنوبی افریقہ میں الیکٹی فیکیشن کو ختم کرنے کی تحریک کر رہے ہیں۔ اور کہا کہ یہ لوگ جنرل سمٹس کے ہاتھ میں کھیل رہے ہیں۔ ڈاکٹر داؤد نے آج جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کی مشکلات کے لئے پراپیگنڈا جی سے تبادلہ خیالات کیا۔

وزیر اعظم مصر کا مطالبہ

قاہرہ ۱۹ مئی۔ ایم نقراشی پاشا وزیر اعظم مصر نے مسٹر بیون وزیر خارجہ برطانیہ کے ایک حالیہ بیان کے جواب میں کہا۔ برطانیہ اگر اپنے دعووں میں دیانت دار ہے اور وہ واقعی مصر کی آزادی کو سلب کرنا نہیں چاہتا تو اسے فوراً اپنی فوجیں مصر کی حدود سے نکال لینی چاہئیں۔ آپ نے کہا مصری قوم یہ بات کبھی نہیں مان سکتی کہ ۱۹۳۶ء کا اینگلو مصری سمجھوتہ اب بھی قائم رکھا جائے وہ سمجھوتہ خاص حالات میں کیا گیا تھا جو اب موجود نہیں ہیں۔ مصر میں برطانوی فوجوں کی موجودگی مصری قوم کی آزادی میں روک پیدا کر رہی ہے اور بین الاقوامی اقوام کے چارٹر کے خلاف ہے آپ نے برطانیہ پر یہ الزام لگایا کہ وہ سوڈان کو مصر سے الگ رہنے پر اکسا رہا ہے تاکہ وہاں پر بھی برطانوی اثر و نفوذ قائم رہے۔

لاہور میں فرقہ وارانہ فساد

لاہور ۱۹ مئی۔ آج بعض علاقوں میں تقریباً ۲۴ گھنٹے کا کرفیو نافذ کیا گیا ہے۔ اکا دکا حملوں کی خبریں آئی ہیں۔ ایک ہندو لڑکی راجکماری کو ایک مجرم گونشہ کرنے کا سلسلہ کرنے کے لئے پولیس کو گولی چلانا پڑی۔ ایک مسلح مجرم نے مشتعل فریق سے دو افراد اور دونوں کا ذرا سا استعمال کیا۔ ہاتھ اشتعال میں ہلاک ہو گئے۔ دو اور ۲۴ اشخاص شدید مجروح ہوئے۔ شہر کے اندرونی حصہ میں تین جگہ آگ لگائی گئی۔ ایک جگہ تو علیحدہ قابو پا لیا گیا۔ لیکن دو مقامات پر آگ قابو سے باہر ہو گئی۔ جس کی وجہ سے آگ دور دور تک پھیل گئی۔ اور کافی نقصان ہوا۔ آج دن بھر تین اشخاص کو چھرا گھونپنے کی اطلاع موصول ہوئی ہے گورنر پنجاب نے شہر کے فساد زدہ علاقہ کا دورہ کیا۔

احمدی مجاہدین کیلئے درخواست دعا

(۱) مکرم ملک عطاء الرحمن صاحب مجاہد فرانس کا اپریشن ہو چکا ہے۔ تازہ اطلاع سے معلوم ہوتا ہے کہ حالت تسلی بخش ہے البتہ کمزوری بہت ہے۔

(۲) مکرم مولوی غلام رسول صاحب بلیغ ارجنٹائن لنڈن میں بیمار ہیں۔ ان کا پایاں چھیپھڑہ مادہ دق سے ماؤف ہے (۳) مولوی عبدالحافظ صاحب مغربی افریقہ میں ایک عرصہ سے علیل ہیں۔ احباب ان تینوں مجاہدین کی صحت کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ (۴) لیگوس مغربی افریقہ میں مخالفین نے ہمارے خلاف ایک مقدمہ فوجداری کھڑا کر رکھا ہے۔ اور سماعت کی تاریخ مئی کے آخری ایام میں مقرر ہوئی ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

ناگپور ۱۹ مئی

سی پی کے گورنر نے ایک خاص آرڈیننس جاری کیا ہے جس کی رو سے چھرا گھونپنے اور قتل کی کوشش کرنے والوں کو موت یا عمر قید کی سزا دی جا سکتی ہے۔ یہ آرڈیننس صوبہ میں بدامنی اور فساد کی روک تھام کے لئے جاری کیا گیا ہے۔